صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء
حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح
حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول الله ﷺ إنما الأعمال بالنيات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظرِ ثانی

حضرت العلام مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

النَّبِيُّ ﷺ وَعبَّاسٌ يَنْقُلاَنِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ، فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: أَرِنِي إِزَارِي، فَشَدَّهُ عَلَيْهِ)). [راجع: ١٢٦]

نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنا تہبند اتار کر کاندھے پر ڈال لو (تاکہ پتھر اٹھانے میں تکلیف نہ ہو) آنحضور ﷺ نے ایسا کیا تو ننگے ہوتے ہی بے ہوش ہو کر آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں۔ آپ کہنے لگے مجھے میرا تہبند دے دو۔ پھر آپؐ نے اسے مضبوط باندھ لیا۔

تشریح: اس زمانہ میں محنت مزدوری کے وقت ننگے ہونے میں عیب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن چونکہ یہ امر مروت اور غیرت کے خلاف تھا' اللہ نے اپنے حبیب کے لئے اس وقت بھی یہ گوارا نہ کیا گو اس وقت تک آپؐ کو پیغمبری نہیں ملی تھی۔

١٥٨٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِلاَّ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟ قَالَ: ((لَوْ لاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ)).
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلاَّ أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ. [راجع: ١٢٦]

(١٥٨٣) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' ان سے امام مالکؒ نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے انہیں خبر دی' انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے جب تیری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو بنیاد ابراہیم کو چھوڑ دیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر آپ بنیاد ابراہیم پر اس کو کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل نزدیک نہ ہوتا تو میں بے شک ایسا کر دیتا۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (اور یقیناً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سچی ہیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم سے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں ان کو نہیں چومتے تھے۔ کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہ ہوا تھا۔

تشریح: کیونکہ حطیم حضرت ابراہیمؑ کی بنا میں کعبہ میں داخل تھا۔ قریش نے پیسہ کم ہونے کی وجہ سے کعبہ کو چھوٹا کر دیا اور حطیم کی زمین کعبہ کے باہر چھٹی رہنے دی۔ اس لئے طواف میں حطیم کو شامل کر لیتے ہیں (وحیدی)

١٥٨٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الأَسْوَدِ

(١٥٨٤) ہم سے مسدد نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم جعفی نے بیان کیا' ان سے اشعث نے بیان کیا'

بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: ((إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)).

قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: ((فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ)). [راجع: ۱۲٦]

ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں' پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے کعبے میں کیوں نہیں شامل کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اونچا بنایا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا تاکہ جسے چاہیں اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ تازہ تازہ نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل بگڑ جائیں گے تو اس حطیم کو بھی میں کعبہ میں شامل کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا۔

۱۵۸۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ لاَ حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ، وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا)). قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: خَلْفًا يَعْنِي بَابًا. [راجع: ۱۲٦]

(۱۵۸۵) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے بیان کیا' ان سے ان کے والد نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا' اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے۔ اس میں ایک دروازہ اور اس دروازے کے مقابل رکھتا۔ ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا۔ حدیث میں خلف سے دروازہ مراد ہے۔

تشریح: اب کعبہ میں ایک ہی دروازہ ہے وہ بھی قد آدم سے زیادہ اونچا ہے۔ داخلے کے وقت لوگ بڑی مشکل سے سیڑھی پر چڑھ کر کعبے کے اندر جاتے ہیں اور ایک ہی دروازہ ہونے سے اس کے اندر تازی ہوا مشکل سے آتی ہے۔ داخلے کے لئے کعبہ شریف کو ایام حج میں بہت تھوڑی مدت کے لئے کھولا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ ۱۳۵۱ھ کے حج میں کعبہ شریف میں مترجم کو داخلہ نصیب ہوا تھا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

۱۵۸٦- حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

(۱۵۸٦) ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید بن رومان نے بیان کیا' ان

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًا وَبَابًا غَرْبِيًا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ)). فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى هَدْمِهِ. قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ، لَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الإِبِلِ. قَالَ جَرِيرٌ: فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوضِعُهُ؟ قَالَ: أُرِيكَهُ الآنَ. فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ، فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ: هَا هُنَا؟. قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا.

[راجع: ١٢٦]

سے عروہ نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا' عائشہؓ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا' تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں جو اس سے باہر رہ گیا ہے اور اس کی کرسی زمین کے برابر کر دوں اور اس کے دو دروازے بنا دوں' ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا کعبہ کو گرانے سے یہی مقصد تھا۔ یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے گرایا تھا اور اس کی نئی تعمیر کر کے حطیم کو اس کے اندر کر دیا تھا۔ میں نے ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے پائے بھی دیکھے جو اونٹ کی کوہان کی طرح تھے۔ جریر بن حازم نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا' ان کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ حطیم میں گیا اور آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے۔ جریر نے کہا کہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ جگہ حطیم میں سے چھ ہاتھ ہو گی یا ایسی ہی کچھ۔

تشریح معلوم ہوا کہ کل حطیم کی زمین کعبہ میں شریک نہ تھی۔ کیونکہ پرنالے سے لے کر حطیم کی دیوار تک سترہ ہاتھ جگہ ہے اور ایک تہائی ہاتھ دیوار کا عرض دو ہاتھ اور تہائی ہے۔ باقی پندرہ ہاتھ حطیم کے اندر ہے۔ بعض کہتے ہیں کل حطیم کی زمین کعبہ میں شریک تھی اور حضرت عمر بنٹنز نے اپنی خلافت میں امتیاز کے لئے حطیم کے گرد ایک چھوٹی سی دیوار اٹھا دی (وحیدی)

جس مقدس جگہ پر آج خانہ کعبہ کی عمارت ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں فرشتوں نے پہلے پہل عبادت الٰہی کے لئے مسجد تعمیر کی۔ قرآن مجید میں ہے۔ ﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَرَكًا وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (آل عمران: ٩٦) یعنی اللہ کی عبادت کے لئے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے برکت والا گھر جو سب سے پہلے دنیا کے اندر تعمیر ہوا وہ مکہ شریف والا گھر ہے۔

ابن ابی شیبہ' اسحاق بن راہویہ' عبد بن حمید' حرث بن ابی اسامہ' ابن جریر' ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت علی بن ابی طالب بنٹنز سے روایت کیا ہے۔ ان رجلا قال له الا تخبرني عن البيت اهو اول بيت وضع في الارض قال لا ولكنه اول بيت وضع للناس فيه البركة والهدى ومقام ابراهيم ومن دخله كان امنا ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب بنٹنز سے پوچھا کہ آیا وہ سب سے پہلا مکان ہے جو روئے زمین پر بنایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ متبرک مقامات میں سب سے پہلا مکان ہے جو لوگوں کے لئے تعمیر ہوا اس میں برکت اور ہدایت ہے اور مقام ابراہیم ہے جو شخص وہاں داخل ہو جائے اس کو امن مل جاتا ہے۔

حضرت آدمؑ کا بیت اللہ کو تعمیر کرنا!